ولیمے کے بارے میں چند احکام

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری
مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری
فتوی نمبر: Nor-12244
تاریخ اجراء: 21 ذو القعدۃ الحرام 1443 ھ / 21 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ولیمہ کی حیثیت کیا ہے واجب یا سنت ؟ اور یہ کب کرنا چاہیے ؟ اور یہ کہ بعد رخصتی اگر ابھی ہمبستری نہ ہوئی ہو، تو ولیمہ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ولیمہ کرنا سنت مستحبہ ہے، احادیث کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”ان عبد الرحمن بن عوف جاء الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وبہ اثر صفرۃ فسالہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امراۃ من الانصار قال کم سقت الیھا قال زنۃ نواۃ من ذھب قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ“ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ ان پر زعفران کا اثر تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے (وجہ) پوچھی، تو انہوں نے خبر دی کہ انصار میں سے ایک عورت سے انہوں نے شادی کر لی ہے، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پوچھا: اسے کتنا مہر دیا؟ عرض کیا: گٹھلی برابر (چھے مثقال) سونا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کے ساتھ۔ (صحیح البخاری، ج2، ص280، رقم الحدیث 5153، باب الولیمۃ ولو بشاۃ، مطبوعہ لاھور)

ولیمہ کے سنت مستحبہ ہونے کے بارے میں سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”ولیمہ بعد نکاح سنت ہے، اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: ”اولم ولو بشاۃ“ ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ۔ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر، تارکان سنت

ہیں، مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے، تارک گناہ گار نہ ہو گا اگر اسے حق جانے۔" (فتاوی رضویہ، ج11، ص278، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت شارحین حدیث نے ولیمہ کب سنت ہے، اس بارے میں کئی اقوال ذکر کیے ہیں: (1) دخول کے بعد۔ (2) دخول سے پہلے بھی کر سکتے ہیں اور دخول کے بعد بھی۔ (3) نکاح کے وقت۔ (4) نکاح کے وقت بھی کر سکتے ہیں اور دخول کے بعد بھی۔

عمدۃ القاری میں ہے: "قولہ: (اولم ولو بشاۃ) وقد اختلف السلف فی وقتھا: ھل ھو عند العقد او عقیبہ؟ او عند الدخول او عقیبہ؟ او موسع من ابتداء العقد الی انتھاء الدخول؟ علی اقوال۔ قال النووی: اختلفوا، فقال عیاض: ان الاصح عند المالکیۃ استحبابہ بعد الدخول، وعن جماعۃ منھم: انھا عند العقد، عند ابن حبیب: عند العقد وبعد الدخول، وقال فی موضع آخر: یجوز قبل الدخول وبعدہ، وقال الماوردی: عند الدخول، وحدیث انس: فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فدعی القوم، صریح انھا بعد الدخول، واستحب بعض المالکیۃ ان تکون عند البناء ویقع الدخول عقیبھا، وعلیہ عمل الناس" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: (ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ) اور تحقیق سلف نے ولیمہ کے وقت کے بارے میں اختلاف کیا کہ: کیا وہ عقد کے وقت ہے یا اس کے بعد؟ یا دخول کے وقت ہے یا اس کے بعد؟ یا عقد کی ابتداء سے دخول کی انتہاء تک گنجائش ہے؟ یہ کئی اقوال ہیں۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: علماء نے (ولیمہ کے وقت کے بارے میں اختلاف کیا)، پس قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا: بے شک مالکیہ کے نزدیک زیادہ صحیح، ولیمہ کا دخول کے بعد مستحب ہونا ہے، اور انہی کی ایک جماعت سے (مروی) ہے: کہ وہ عقد کے وقت ہے، ابن حبیب کے نزدیک: عقد کے وقت اور دخول کے بعد (اس کا وقت ہے)، اور ایک دوسری جگہ فرمایا: دخول سے پہلے اور بعد ولیمہ ہو سکتا ہے، اور ماوردی نے فرمایا: دخول کے وقت اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث: "رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کے بعد صبح کی تو قوم کو (ولیمہ کی) دعوت دی۔" اس بات میں صریح ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد تھا، اور بعض مالکیہ نے مستحب قرار دیا کہ ولیمہ دخول کے وقت ہو اور دخول ولیمہ کے بعد واقع ہو اور اسی پر لوگوں کا عمل ہے۔ (عمدۃ القاری، ج20، ص204، مطبوعہ کوئٹہ)

ارشادی الساری میں ہے:”واختلف فی وقت الولیمة فقال ابن الحاجب من المالکیة انه بعد البناء قال الشیخ خلیل فی التوضیح: ھو ظاھر المذھب واستحبھا بعض الشیوخ قبل البناء۔ قال اللخمی و واسع قبله وبعده وقال ابن یونس: یستحب الاطعام عند عقد النکاح و عند البناء وصرح الماوردی من الشافعیة بانھا عند الدخول وحدیث الباب صریح فی انھا بعده لقوله فیه اصبح عروساً بزینب فدعا القوم، ملخصا“ اور ولیمہ کے وقت کے بارے میں اختلاف ہے، پس مالکیہ میں سے ابن حاجب نے فرمایا: کہ ولیمہ دخول کے بعد (سنت) ہے، شیخ خلیل نے توضیح میں فرمایا: یہی ظاہر مذہب ہے اور بعض شیوخ نے دخول سے پہلے ولیمہ کو مستحب قرار دیا ہے۔ لخمی نے فرمایا: اور دخول سے پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں گنجائش ہے اور ابن یونس نے فرمایا: نکاح کے وقت اور دخول کے وقت کھانا کھلانا مستحب ہے اور شوافع میں سے ماوردی نے صراحت کی کہ ولیمہ دخول کے بعد (سنت) ہے اور باب کی حدیث اس بات میں صریح ہے کہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا) ولیمہ دخول کے بعد تھا، راوی کے حدیث میں ان الفاظ کی وجہ سے: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کے بعد صبح کی تو قوم کو (ولیمہ کی) دعوت دی۔ (ارشاد الساری، ج 11، ص 445، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شارحین حدیث کے ذکر کردہ مذکورہ بالا چار اقوال میں سے پہلا قول حدیث وفقہ دونوں کے اعتبار سے راجح ہے۔ اولاً اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ولیمہ بعد دخول ہوا، کئی معتمد شارحینِ حدیث نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے متعلق یہی بیان کیا کہ آپ کا ولیمہ بعدِ دخول ہوا۔

عمدة القاری میں ہے:”عن بیان قال: سمعت انساً یقول: بنی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم بامراة فارسلنی فدعوت رجالاً الی الطعام“ حضرت بیان علیہ الرحمۃ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک عورت سے دخول فرمایا، تو مجھے بھیجا پس میں نے لوگوں کو (ولیمہ کے) کھانے کی طرف بلایا۔

اس کے تحت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:”: قوله: (بنی النبی صلی اللہ علیه وسلم) من البناء وھو الدخول بزوجته، وقد ذکر غیر مرة۔ قوله: (بامراة) ھی زینب بنت جحش “حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول: (نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دخول فرمایا) یہ بناء سے نکلا ہے اور وہ (آدمی کے) اپنی بیوی کے ساتھ دخول کو کہتے ہیں اور یہ بات کئی مرتبہ مذکور ہوئی۔ ان کا قول: (ایک عورت کے ساتھ) وہ حضرت

زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔(عمدۃ القاری، ج20، ص219، مطبوعہ کوئٹہ)

عمدۃ القاری میں ہے: ”وحدیث انس: فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فدعی القوم“ صریح انہا بعد الدخول“ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد صبح کی تو قوم کو (ولیمہ کی) دعوت دی“ اس بات میں صریح ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد تھا۔(عمدۃ القاری، ج20، ص204، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح الباری باب الولیمۃ میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ والی روایت کے تحت ہے: ”قولہ: (وقال عبد الرحمن بن عوف قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اولم ولو بشاۃ) قال: والمنقول من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا بعد الدخول کانہ یشیر الی قصۃ زینب بنت جحش، حدیث انس فی ھذا الباب صریح فی انہا بعد الدخول لقولہ فیہ (اصبح عروسا بزینب فدعا القوم)۔ملخصا“ ان کا قول: (اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری کے ساتھ) فرمایا: اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے ولیمہ کا دخول کے بعد ہونا منقول ہے گویا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اس بات میں صریح ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد تھا، ان کے حدیث میں ان الفاظ کی وجہ سے (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد صبح کی تو قوم کو (ولیمہ کی) دعوت دی۔(فتح الباری، ج9، ص287، مطبوعہ کراچی)

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے: ”وحدیث الباب صریح فی انہا بعدہ لقولہ فیہ اصبح عروسا بزینب فدعا القوم“ اور باب کی حدیث اس بات میں صریح ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد تھا، ان کے حدیث میں ان الفاظ کی وجہ سے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد صبح کی تو قوم کو (ولیمہ کی) دعوت دی۔(ارشاد الساری، ج11، ص445، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح مسلم للنووی میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح والی روایت کے تحت علامہ نووی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”**فیہ دلیل لولیمۃ العرس وانہا بعد الدخول**۔ملخصا“ اس حدیث میں شادی کے ولیمہ کی دلیل ہے اور یہ کہ وہ دخول کے بعد تھا۔(المنہاج علی المسلم، ج1، ص459، مطبوعہ کراچی)

مشکوۃ المصابیح میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے دن کا کھانا حق ہے، دوسرے دن کا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا نام ونمود ہے، جو سنانا چاہے گا، اللہ اسے سنا دے گا۔
(مشکوۃ المصابیح، ج2، ص591، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”اس جملے کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ پہلے دن سے مراد شادی وبارات کا دن ہے اور حق سے مراد مستحق ہے یعنی بارات والے دن کا کھانا مہمانوں کا حق ہے، جو شرکت بارات کے لیے آئے ہیں **اور دوسرے دن یعنی زفاف کے بعد ولیمہ کا کھانا سنت ہے مؤکدہ یا مستحبہ اس صورت میں حدیث بالکل واضح ہے،** دوسرے یہ کہ پہلے دن سے مراد زفاف کے بعد کا دن ہے اور دوسرے دن سے مراد اس دن کے بعد کا دن یعنی زفاف سے سویرے دعوت ولیمہ حق درست ہے اور دوسرے دن کا کھانا بھی سنت ہے یعنی بدعت یا خلاف سنت نہیں تیسرے یہ کہ زفاف کے سویرے کھانا دینا فرض یا واجب ہے جس میں بلاوجہ شرکت نہ کرنا گناہ دوسرے دن کا بھی کھانا سنت ہے۔ یہ تیسرے معنی ان کے مذہب پر ہیں جو ولیمہ کو واجب کہتے ہیں۔ **فقیر کے نزدیک پہلے معنی زیادہ قوی ہیں،** چوتھے یہ کہ زفاف کے سویرے ولیمہ کا کھانا دینا برحق ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے اس دن نہ دے سکے، تو دوسرے دن دے دینا بھی سنت ولیمہ میں شامل ہے یعنی مسلسل تین دن تک کھانا دینا محض نام نمود ہے، ثواب نہیں یا زفاف کے تیسرے دن کھانا دینا سنت نہیں صرف نام ونمود ہے۔“ (مراۃ المناجیح، ج5، ص101، مطبوعہ لاہور)

اشکال: امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ولیمہ قبل دخول ہونا بیان کیا ہے۔ چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے: ”وقال البیھقی: کان دخولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الولیمہ“ اور امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دخول اس ولیمہ کے بعد تھا۔ (عمدۃ القاری، ج20، ص214، مطبوعہ کوئٹہ)

جواب: امام بیہقی کا یہ موقف حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کے ولیمہ کے بارے میں ہے۔ چنانچہ عمدۃ القاری کے باب الھدیۃ للعروس کے تحت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے نکاح والی روایت کو ذکر فرمایا: ”عن ابی عثمان عن انس بن مالک قال: مر بنا فی مسجد بنی رفاعۃ فسمعتہ یقول: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اذا مر بجنبات ام سلیم دخل علیھا فسلم علیھا، ثم قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فقالت لی ام سلیم۔۔۔۔ الخ“ حضرت ابو عثمان سے روایت ہے، وہ حضرت انس

بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے، تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب ام سلیم کے صحن سے گزرے، تو انہیں سلام کیا، پھر حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی، تو مجھے ام سلیم نے کہا۔۔۔الخ

اور اسی روایت کے تحت شرح میں علامہ عینی نے فرمایا:" قولہ: (عروسا بزینب) وقد مر غیر مرۃ ان العروس یشمل الذکر والانثی، وزینب بنت جحش الاسدیۃ ام المؤمنین، تزوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ ثلاث۔۔۔الخ۔وفیہ فوائد۔۔۔۔۔: الثالثۃ: اتخاذ الولیمۃ فی العرس قال ابن العربی بعد الدخول، وقال البیھقی: کان دخولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الولیمۃ، ملخصا" حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول: (حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی) اور تحقیق کئی مرتبہ گزرا کہ عروس مرد و عورت کو شامل ہے اور حضرت زینب بنت جحش اسدیہ مومنین کی ماں، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے تیسرے سال شادی کی۔۔۔الخ۔اور اس میں کئی فوائد ہیں۔۔۔ تیسرا فائدہ: شادی میں ولیمہ کرنا، ابن عربی نے کہا: ولیمہ دخول کے بعد ہوگا، اور امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا دخول اس ولیمہ کے بعد تھا۔(عمدۃ القاری، ج20، ص212تا214، مطبوعہ کوئٹہ)

اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کے ولیمہ کے بارے میں اوپر جلیل القدر شارحین حدیث علامہ عینی، علامہ ابن حجر عسقلانی اور صاحب ارشاد الساری کے حوالے سے گزرا کہ ان کا ولیمہ بعد دخول ہوا تھا، بلکہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے ولیمہ والی حدیث کو بعد دخول ولیمہ کے لیے صریح قرار دیا، لہذا ان واضح تصریحات کے برخلاف صرف امام بیہقی کی طرف منسوب اس عبارت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ نیز عمدۃ القاری کے اس مقام کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے اس کو اپنے مذہب کے طور پر بیان نہیں کیا، کیونکہ اس عبارت سے پہلے ابن العربی کا مذہب بعد دخول ولیمہ بیان کیا ہے اور دونوں قولوں کو صرف نقل کیا ہے، اپنا مختار بیان نہیں فرمایا۔ چنانچہ پوری عبارت یہ ہے:" الثالثۃ: اتخاذ الولیمۃ فی العرس قال ابن العربی بعد الدخول ، وقال البیھقی: کان دخولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الولیمۃ" تیسرا فائدہ: شادی میں ولیمہ کرنا، ابن

عربی نے کہا: ولیمہ دخول کے بعد ہو گا، اور امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دخول اس ولیمہ کے بعد تھا۔ (عمدۃ القاری، ج20، ص214، مطبوعہ کوئٹہ)

ثانیاً اس لیے کہ فقہائے احناف نے شروح حدیث میں مروی ان اقوال میں سے پہلے قول کو اختیار فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ نے بعد دخول والے قول کو اعتماد کے ساتھ بیان کیا، جبکہ دیگر اقوال کو قیل کے ساتھ بیان کیا اور قیل کے ساتھ بیان کرنا ضعف کی علامت ہے۔ نیز سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایک سے زائد جگہ اسی قول پر اعتماد کیا ہے اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے بھی بہار شریعت میں اسی قول کو لیا۔

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر میں ہے: "ولیمۃ العرس تکون بعد الدخول وقیل عند العقد وقیل عندھما ابن ملک فی شرح المشارق عند قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ، ابو السعود" شادی کا ولیمہ ہمبستری کے بعد ہو گا اور کہا گیا: نکاح کے وقت اور کہا گیا: دونوں کے وقت، ابن ملک (نے اس بات کو) مشارق کی شرح میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول "ولیمہ کر اگرچہ بکری کے ذریعے" کے پاس (ذکر کیا)، ابو السعود۔
(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، ج4، ص175، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "شبِ زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں، یونہی بعد رخصت قبل زفاف (ہمبستری سے پہلے)۔"
(فتاوی رضویہ، ج11، ص256، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال "ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی اور نابالغ کا نکاح ہو، تو ولیمہ کب اور کس دن کرے" کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: "ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔" (احکام شریعت، ص229، مطبوعہ اکبر بک سیلرز اردو بازار، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "دعوت ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کے لیے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا، جائز ہے اور جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے کہ ان کا جانا اس کے لیے مسرت کا باعث ہو گا۔" (بہار شریعت، ج3، ص392، 391، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن قیل کے ساتھ نقل کردہ قول کے بارے میں

فرماتے ہیں:''عبارت عالمگیری جو امداد المسلمین میں نقل کی، اس کے شروع میں لفظ قیل واقع ہے، اصل عبارت یوں ہے:''قیل الشقراق لا یوکل والبوم یوکل'' یہ لفظ اس قول کے ضعف پر دلیل ہوتا ہے، اور یہ بتاتا ہے کہ اس کی طرف بعض گئے ہیں، اکثر علماء خلاف پر ہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج20، ص313، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

نیز اختیار و خانیہ میں بعدِ بنا ولیمہ کا حکم دیا اور لغت و حدیث کے مطابق لفظ "بنا" وطی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور صاحب اختیار و علامہ قاضی خان نے صرف اسی قول پر اقتصار فرمایا اور قوانین رسم الافتاء کے مطابق کئی اقوال میں سے کسی ایک قول پر اقتصار کرنا دلیل اعتماد ہوتا ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ولیمہ کے بارے میں ہے:''وھی اذا بنی الرجل بامراتہ ان یدعو الجیران والاقربا والاصدقاء ویذبح لھم ویصنع لھم طعاما''ولیمہ یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے دخول کرے، تو پڑوسیوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوت کرے اور ان کے لیے جانور ذبح کرے اور ان کے لیے کھانا تیار کرے۔
(الاختیار لتعلیل المختار، ج4، ص188، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خانیہ میں ہے:''رجل بنی بامراۃ قالوا: ینبغی ان یتخذ ولیمۃ ویدعو الجیران والاقرباء والاصدقاء ویصنع لھم طعاما ویذبح لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام اولم ولو بشاۃ''ایسا آدمی جس نے (شادی کے بعد) عورت سے دخول کرلیا، (اس کے متعلق) علماء نے فرمایا: مناسب ہے کہ ولیمہ کرے اور پڑوسیوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوت کرے اور ان کے لیے کھانا تیار کرے اور جانور ذبح کرے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری کے ساتھ۔ (خانیہ، ج3، ص306، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عالمگیری میں ہے:''وتسمیۃ العرس سنۃ وفیھا مثوبۃ عظیمۃ وھی اذا بنی الرجل بامراتہ انہ ینبغی ان یدعو الجیران والاقرباء والاصدقاء ویذبح لھم ویصنع لھم طعاما''دعوت ولیمہ سنت ہے اور اس میں ثواب عظیم ہے اور ولیمہ یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے دخول کرے، تو پڑوسیوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوت کرے اور ان کے لیے جانور ذبح کرے اور ان کے لیے کھانا تیار کرے۔ (عالمگیری، ج5، ص343، مطبوعہ کوئٹہ)

کئی اقوال میں ایک قول پر اقتصار دلیل اعتماد ہے۔ چنانچہ ردالمحتار میں طحطاوی علی الدر کے حوالے سے ہے:

''الاقتصار علیہ یدل علی اعتمادہ''اس قول پر اقتصار کرنا اس پر اعتماد کی دلیل ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، ج10، ص378، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”علماء تصریح فرماتے ہیں کہ کسی قول پر اقتصار کرنا اس کے اعتماد کی دلیل ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج17، ص254، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

خانیہ، عالمگیری اور الاختیار میں مذکور ”بنی الرجل بامراتہ“ کے الفاظ وطی کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی لغت کی کتاب میں اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ویقولون: بَنَی الرجلُ بامرأته إذا دخلَ بها وأصلُ ذلک أنَّ الرجلَ کان إذا تزوَّج یُبْنَی له ولأهله خباءٌ جدید فکثرَ ذلک حتی استُعْمِل في هذا الباب“ آدمی جب اپنی بیوی سے دخول کرے تو لوگ اسے ”بنی الرجل بامراته“ سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کی اصل یہ ہے کہ آدمی جب شادی کرتا تھا، تو اس کے لیے اور اس کی بیوی کے لیے نیا خیمہ لگایا جاتا تھا، تو یہ کثیر ہو گیا اور اس باب میں استعمال ہونے لگا۔ (المزھر فی علوم اللغۃ، جز1، ص334، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علم اللغۃ میں ہے: ”وبنی الرجل بامرأته“ کانت تستخدم کنایة عن دخوله بها؛ لأن الشاب البدوی کان إذا تزوج یبنی له ولأهله خباء جدیدًا“ اور ”بنی الرجل بامراته“ کے الفاظ سے مراد کنایۃً شوہر کا بیوی سے دخول لیا جاتا تھا، کیونکہ نوجوان دیہاتی جب شادی کرتا، تو اس کے لیے اور اس کی بیوی کے لیے نیا خیمہ لگایا جاتا۔ (علم اللغۃ، جز1، ص324، مطبوعہ مصر)

احادیث سے بھی اسی معنی کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث پاک ہے: ”غزا نبی من الانبیاء، فقال لقومه: لا یتبعنی رجل ملک بضع امراة وھو یرید ان یبنی بها ولم یبن بها“ انبیاء میں سے کوئی نبی جہاد کے لیے جانے لگے، تو اپنی قوم سے فرمایا: میرے ساتھ ایسا آدمی نہ چلے جو کسی عورت سے وطی کا مالک ہوا ہو اور وہ اس سے دخول کرنا چاہتا ہو اور ابھی تک دخول نہ کیا ہو۔

اس حدیث پاک کے تحت باب کے الفاظ کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: ”قوله :(باب من احب البناء) ای بزوجته التی لم یدخل بها (قبل الغزو) ای اذا حضر الجهاد لیکون فکره مجتمعاً“ (باب اس شخص کے بارے میں جسے دخول پسند ہو) یعنی اپنی اس بیوی سے جس سے اس نے ابھی تک دخول نہ کیا ہو (جہاد سے پہلے) یعنی جب جہاد کا وقت آجائے تاکہ اس کی فکر جمع رہے۔ (فتح الباری، ج9، ص279، مطبوعہ کراچی)

امام نووی علیہ الرحمۃ نے لفظ ”بنی“ سے دخول مراد لیا ہے۔ حدیث یہ ہے: ”اولم رسول اللہ صلی اللہ تعالی

علیه وسلم حین بنی بزینب بنت جحش فاشبع الناس خبزاً ولحماً" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دخول فرمایا، تو ولیمہ کیا اور لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر اب کر دیا۔

اس کے تحت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ امام نووی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "والمنقول من فعل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انھا بعد الدخول کانہ یشیر الی قصۃ زینب بنت جحش وقد ترجم علیہ البیھقی فی وقت الولیمۃ" اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے منقول یہ ہے کہ ولیمہ دخول کے بعد تھا گویا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور تحقیق امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس پر ولیمہ کے وقت کے بارے میں ترجمہ قائم کیا ہے۔ (فتح الباری، ج9، ص287، مطبوعہ کراچی)

مذکورہ بالا حدیث کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ عمدۃ القاری میں ذکر کی گئی اور لفظ "بنی" سے دخول مراد لیا۔ عمدۃ القاری میں ہے: "عن بیان قال: سمعت انساً یقول: بنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بامراۃ فارسلنی فدعوت رجالاً الی الطعام" حضرت بیان سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت سے دخول فرمایا، تو مجھے بھیجا پس میں نے لوگوں کو کھانے کی طرف بلایا۔

اس کے تحت علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "قولہ: (بنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) من البناء وھو الدخول بزوجتہ وقد ذکر غیر مرۃ۔ قولہ: (بامراۃ) ھی زینب بنت جحش" حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول: (بنی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) بناء سے ہے اور وہ اپنی بیوی سے دخول کو کہتے ہیں اور تحقیق یہ بات کئی مرتبہ مذکور ہوئی۔ ان کا قول (ایک عورت سے) وہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ (عمدۃ القاری، ج20، ص219، مطبوعہ کوئٹہ)

مرقاۃ المفاتیح میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے متعلق روایت ذکر فرمائی: "وعنہ قال: اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر والمدینۃ ثلاث لیال یبنی علیہ بصفیۃ، فدعوت المسلمین الی ولیمتہ۔۔۔ رواہ البخاری" اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی

اللہ تعالی علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا آپ پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زفاف کیا جاتا تھا، تو میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی طرف بلایا۔۔۔اس کو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے روایت فرمایا۔

اس روایت کے تحت شرح میں ہے: ”قوله: (يبنى عليه) على بناء المفعول۔ روى انه بنى بها صلى الله عليه وسلم بالصهباء۔ ملخصا“ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول: (آپ پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا زفاف کیا جاتا تھا) مبنی للمفعول ہے۔ روایت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے مقام صہباء پر دخول فرمایا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج6، ص337،338، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا روایت کے الفاظ (ثلاث ليال يبنى عليه) کا مراۃ المناجیح میں یوں ترجمہ کیا گیا ہے: ”نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین شب قیام فرمایا، آپ پر حضرت صفیہ کا زفاف کیا جاتا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ج5، ص95، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا روایت کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے: ”یعنی بی بی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا غزوہ خیبر میں مسلمان ہوئیں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں مگر زفاف وہاں خیبر میں نہ ہوا، بلکہ مدینہ منورہ واپس ہوتے ہوئے کسی منزل پر ہوا وہاں تین دن قیام رہا وہاں ہی ولیمہ ہوا۔“ (مراۃ المناجیح، ج5، ص95، مطبوعہ لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net